عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں (کہ جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہوجائے۔ اور مومنو! سب خدا کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

(xii) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (۴۶)

اور ان کے لئے پسندیدہ طور پر (حقوق) ہیں، جیسے ان پر (حقوق) ہیں۔

(xiii) لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ (۴۷)

مردوں کا حصہ ہیں جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں۔

باعصمت خواتین کی عزت وناموس سے متعلق نبوی ﷺ شہ پارے:

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
سات ہلاک کردینے والی باتوں سے بچو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، اس جان کو مارنا جس کو مار ڈالنا اللہ نے حرام قرار دیا ہو، سوائے حق شرعی کے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے روز پشت دکھانا، پاک دامن مؤمن اور بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (۴۸)

۲۔ عورتوں کے سلسلے میں اللہ سے ڈرو۔ (۴۹)

۳ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مخلوق وہ ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ بھلائی کرے۔ (۵۰)

۴۔ تم زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (۵۱)

۵۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعظیم کرو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کرو۔ (۵۲)

۶۔ عورتوں کے بارے میں خیر خواہی کی وصیت قبول کرو۔(۵۳)

۷۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے۔(۵۴)

۸۔ تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے سب سے اچھا ہے۔(۵۵)

۹۔ **اِنَّ قذف المحصنۃِ لیھدم عمل مأئۃ سنۃ (۵۶)**

پاک دامن عورت کو الزام لگانا سو برس کی عبادت کو بھی ضائع کر دیتا ہے۔

۱۰۔ **اللہ اللہ فی النسآء، یَانھُنَّ عوان عند کُمْ (۵۷)**

۱۱۔ **الدنیا مَتاعٌ و خیر متاع الدنیا المرآۃُ الصالحۃ (۵۸)**

دنیا سب سامان ہے اور دنیا کا سب سے اچھا سامان باعصمت عورت ہے۔

۱۲۔ **لاَ تَضربوا اِمَآءَ اللہ (۵۹)**

۱۳۔ باعصمت بیوہ عورت کا نام آسمانوں میں شہیدہ رکھا جاتا ہے۔(۶۰)

اگر ہم یہ کہیں اسلام نام ہی عزت و ناموس کے تحفظ کا ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا بلکہ عین حقیقت پر مبنی ہوگا۔ خصوصیت کے ساتھ اسلام نے خواتین کی عزت و ناموس پر بڑا زور دیا اور انہیں ہر حال میں باعصمت و پاکیزہ رکھا۔ یہاں تک کہ ازواج مطہرات ﷺ جو کہ اُمت کی مائیں ہیں، ان کے متعلق قرآن کریم نے حکم دیا:

وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ (۶۱)

اور جب پیغمبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔

اسلام نے باعصمت خواتین کی عزت و ناموس کو عظیم تحفظ دیتے ہوئے ان کی عزت و احترام کا حکم دیا اور معاشرے کے تمام افراد کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ اس احترام کو اپنے اوپر لازم کرلیں جیسا کہ سورۂ نور میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۷ (۶۲)

مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے (لوگوں کے) گھروں میں گھر والوں

سے اجازت لئے اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (اور ہم) یہ نصیحت اس لئے کرتے ہیں کہ شاید تم یاد رکھو۔

ایک اور جگہ باعصمت خواتین کی عزت و ناموس کو تحفظ دیتے ہوئے قرآن کریم اہل ایمان کو حکم دیتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۵۸﴾ (۶۳)

مومنو! تمہارے غلام لونڈیاں اور جو بچّے تم میں سے بلوغ کو نہیں پہنچے تین دفعہ یعنی (تین اوقات میں) تم سے اجازت لیا کریں۔ (ایک تو) نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے گرمی کی دوپہر کو) جب تم کپڑے اتار دیتے ہو۔ اور تیسرے عشاء کی نماز کے بعد۔ (یہ) تین (وقت) تمہارے پردے (کے) ہیں ان کے (آگے) پیچھے (یعنی دوسرے وقتوں میں) نہ تم پر کچھ گناہ ہے اور نہ ان پر۔ کہ کام کاج کے لئے ایک دوسرے کے پاس آتے رہتے ہو۔ اس طرح خدا اپنی آیتیں تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور خدا بڑا علم والا اور بڑا حکمت والا ہے

عزت و ناموس کا عظیم تحفظ نکاح کے ذریعے:

اللہ تعالیٰ نے مرد ہو یا عورت اس کے اندر جبلی و فطری تقاضے اور جنسی خواہشات بھی رکھی ہیں، لیکن اسلام یہ چاہتا ہے کہ خواتین کی عزت و ناموس ہر حال میں محفوظ رہے، وہ باعصمت رہے وہ اپنے فطری اور جنسی تقاضوں کو جائز اور حیادار طریقے سے پورا کرے کہ وہ باعصمت رہے، اس کے لئے اللہ پاک نے نکاح کا طریقہ رکھا کہ اس کے تقاضے جائز بنیادوں پر پورے ہوں اور حرام و

ناجائز کے بجائے پاکیزہ تعلقات وجود میں آئیں، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم رشتہ ازدواج کو احصان کا نام دیا ہے کہ نکاح کے ذریعے انسان محفوظ ہو جاتا ہے اور غیر اخلاقی حملوں سے بچ جاتا ہے اور اسکو یکسوئی نصیب ہوتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا (۶۴)

وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ اس سے راحت حاصل کرے۔

اور پھر فرمایا:

وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً (۶۵)

عصمت اور جبلّت کی تسکین:

اور اللہ کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تا کہ اُن کی طرف (مائل ہوکر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کردی۔

گویا ایک باعصمت عورت کا شوہر سے تعلق ایک طرف تو جبلّت کی تسکین کا باعث ہے اور دوسری طرف باہمی محبت، اعتماد اور رحمت کا رشتہ ان کے درمیان پیدا کرتا ہے اور ایک عزت مانوس نہ صرف محفوظ رہتی ہے بلکہ اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اسلام نے جب یہ پاکیزہ اور حلال طریقہ جنسی خواہشات کی تسکین اور فطری وجبلی تقاضوں کو پورا ہونے کے لئے رکھا تو اس کے نتیجے میں جو رشتے وجود میں آئے وہ بھی بڑے مقدس ٹھہرے، ماں، جس کے قدموں کے نیچے جنت ہے، بیٹی جس کی پرورش پر جنت واجب ہو جاتی ہے اور نبی پاک ﷺ کا قرب نصیب ہوتا ہے، بہن جس کی عصمت عزت و ناموس کی حفاظت بھائی پر فرض ہوتی ہے بیوی جو انسان کے لئے پاکیزہ تسکین، رحمت، مودّت کا ذریعہ ہے کہ ہر دو طرف سے محبت واحترام باہمی کا زمزم موجزن ہوتا ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں بدکاری اور زنا کے نتیجے میں جو رشتے وجود میں آتے ہیں وہ انسانیت کے

لئے عار ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یورپ وامریکہ اور مغرب آج اپنی تمام تر ترقی کے باوجود ذلت وبیماری اور خاندانوں کی تباہی کا سہرا اپنے سروں پر سجائے ہوئے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا خاندانی نظام بھی تباہ ہو اور ان کی آبادی کم ہو۔

شریعت مطہرہ نے خواتین کی عزت وناموس کو محفوظ رکھنے اور ان کو ہمیشہ باعصمت رہنے کے لئے نکاح کا پاکیزہ طریقہ انتہائی آسان رکھا، لیکن آج ہم نے اس کو رسم ورواج اور جہیز کی لعنت چڑھا کر مشکل تر بنادیا، اس صورت حال کا نقشہ کھینچتے ہوئے آغا شورش کاشمیری رقمطراز ہیں۔

جب دختر رسول ﷺ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی تو حضور ﷺ نے جہیز میں کیا دیا:

''بان کی ایک چارپائی، ایک چھاگل، مٹی کے دو گھڑے، ایک مشکیزہ، دو چکیاں اور چمڑے کا ایک تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔''

اور تم، جہیز کے پیچھے دوڑ رہے ہو۔ جس باپ کی بیٹی لیتے ہو اس سے سوال کرتے ہو کہ جہیز میں کیا دو گے؟ مال واسباب؟ جس رسول ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہو اور جس کے خطبہء نکاح کے بعد ایجاب وقبول کرتے ہو اس کی بیٹی کے جہیز سے بغاوت کرکے:

اپنی بیٹی کے لئے سونے اور چاندی کا جہیز مانگتے ہو۔ تمہاری بیٹی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کی باندی ہے اور باندی کے لئے یہ کروفر، یہ سج دھج، عقدِ مسنونہ کے چہرے پر سونے کا طمانچہ نکاح کے گلے میں چاندی کی رسی۔

سوچو اس سے بڑی بغاوت تمہارے اعمال وافعال سے اور کیا ہوسکتی ہے کہ جو چیز اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے حرام قرار دی ہے۔ تم نے اپنے نفس پر حلال کرلی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ بیٹی کو دیا، وہ حضور ﷺ کی سنت نہیں؟ اور جو کچھ تم کر رہے ہو عین سنت ہے۔ **انا اللہ و انا الیہ راجعون** ایک لحظہ کے لئے سوچو۔ نکاح رسول اللہ ﷺ کی طرح کرتے ہو، اور جہیز کسریٰ کی طرح دیتے ہو۔(٦٦)

باعصمت عورت کی عزت وناموس مذاہب عالم کی نظر میں:

آج دنیا کا ہر مذہب خواتین کے حقوق کے حوالے سے رطب اللسان ہے تاہم اسلام کو سب سے پہلے یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے خواتین کو قعر مذلت سے نکال کر اوج ثریا تک پہنچایا اور ماں کے قدموں کے نیچے جنت رکھتی۔

بدھ مت:

گھر وہ ہے جہاں باہمی مفاہمت اور پیار ہو اور فاداری ہو۔(٦٧)

کنفیوشس مت:

گھر میں محبت و احترام کی ایسی فضا ہونی چاہئے کہ وہ ساری دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائے، گھر میں ہمہ وقت پیار، ہم آہنگی اور عزت و احترام کا دور دورہ ہونا چاہئے۔(٦٨)

ہندومت:

گھر والوں کے درمیان وفاداری گھر کا اعلیٰ ترین قانون ہے بیوی کو وفادار ہونا چاہئے۔(٦٩)

سکھ مت:

ہاں اس طرح کا گرہست گنگا جل کی طرح پوتر ہوتا ہے۔(٧٠)

زرتشت مذہب:

گھر وہ مقام ہے جہاں کی فضا فرماں برداری، امن وسکون، پیار و محبت، کشادہ دلی، انکساری اور ایمانداری سے عبارت ہو۔(٧١)

جین مت:

ہر ذی حیات کے ساتھ وہی سلوک کرو جو اپنے ساتھ چاہتے ہو۔(٧٢)

یہودیت:

تمہیں جس کام سے نفرت ہے وہ دوسروں کے ساتھ بھی نہ کرو اپنے پڑوسی سے اسی محبت

کرو جیسی خود اپنے آپ سے کرتے ہو۔(۷۳)

عیسائیت:

اپنے بارے میں جس سلوک کی تم دوسروں سے توقع رکھتے ہو وہی ان کے ساتھ کرو۔(۷۴)

آج کا عہد:

اگر ہم یہ چاہیں کہ خواتین اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرلیں اور اسلام نے ان کو جو باعصمت بنا کر ان کی عزت و ناموس کا عظیم تحفظ کیا تو یہ چنداں مشکل نہیں صرف اور صرف اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہو کر حاصل کیا جاسکتا ہے، جس کا اعتراف غیر مسلم دانشوروں نے بھی کیا۔

ممتاز اسکالر مانسیور یفل کا بیان:

Statement of eminent schlor mansuriffle

اگر ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے زمانے کی طرف رجوع کریں تو معلوم ہوگا کہ عورتوں کے لئے جو مفید احکام پیغمبر اسلام ﷺ نے صادر کئے ہیں کسی نے نہیں کئے۔عورتوں پر آپ ﷺ کے بہت احسانات ہیں۔قرآن کریم میں عورتوں کے حقوق کے متعلق بہت سی مہتم بالشان آیات ہیں۔ بعض آیتوں یہ بیان ہے کہ عورتوں سے کسی قسم کے تمتعات ناجائز ہیں۔بعض میں یہ تفصیل ہے کہ کس حشمت و وقار کے ساتھ ان سے معاملہ کرنا چاہئے۔(۷۵)

معروف فرانسیسی محقق ڈاکٹر گستاوَلی بان اسلام کا اثر عورتوں کی عصمت و پاکیزگی کے حوالے سے رقمطراز ہے:

> اسلام نے مسلمان عورتوں کی تمدنی حالت پر نہایت مفید اور گہرا ڈالا انہیں ذلت کی بجائے عزت و رفعت سے سرفراز کیا اور کم وبیش ہر میدان میں ترقی سے ہمکنار کیا۔ چنانچہ قرآن کریم کا قانون وراثت وحقوق نسواں یورپ کے قانون وراثت وحقوق نسواں کے مقابلہ میں بہت زیادہ مفید اور زیادہ وسیع اور فطرت نسواں سے زیادہ قریب ہے۔
>
> عورتوں کی حالت پر اسلام کے اثر کو دریافت کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے

کہ ہم معلوم کریں کہ قبل از اسلام ان کی کیا حالت تھی؟ جو برتاؤ قبل از اسلام عورتوں کے ساتھ ہوتا تھا اس کا پتہ ہمیں قرآن کریم کی بعض احکام ونواہی سے ملتا ہے۔ مثلاً ارشاد ربانی ہے:

وَ لَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَ رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾ (۴۶)

اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو ان نکاح مت کرنا (مگر جاہلیت میں) جو ہو چکا (سو ہو چکا) یہ نہایت بے حیائی اور (خدا کی) ناخوشی کی بات تھی۔ اور بہت برا دستور تھا۔ تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو ان کی لڑکیاں جنہیں تم پرورش کرتے (ہو وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی (حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

خلاصہ بحث:

خلاصہ بحث یہ کہ عورت اکسیری حیثیت کی مالک ہوتی ہے اور کسی بھی معاشرہ کے عروج و

زوال میں کلیدی رول ادا کرتی ہے۔ اس لئے نہ اس کو نظرانداز کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کا غلط استعمال ہوسکتا ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک انتہائی کارآمد اور فعال ہستی کو اس کے حقیقی اور تعمیری حدود میں برسرکار اور مشغول رہنے دیا جائے۔ اسلام چونکہ ایک فطری اور خالص دین الٰہی ہونے کی وجہ سے عورت کو اس کا جائز حق ادا کرتا ہے اور اسے تعمیر انسانیت کے سلسلے کا ایک ضروری اور لازمی رکن قرار دیتا ہے۔ اس لئے اس کو اپنے فطری راستے پر گامزن ہونے کی دعوت بھی دیتا ہے۔(۷۷)

عورت کو باعصمت رکھے کہ ہمیشہ اس کی عزت و ناموس محفوظ رہے اسلام کا راستہ ہے، اسلام کے بتاتے ہوئے طریقے ہیں آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے آپ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی خاتون ہی تھیں اور اسلام میں شہادت کا مرتبہ بھی سب سے پہلے ایک باعصمت خاتون نے پایا اس لئے ضروری ہے کہ ہم مغربی ترقی سے ہرگز مرعوب نہ ہوں، بلکہ خواتین اسلام، اسلام کے اصولِ عفت وحیا کو اپنائیں جس نے ان کی عزت و ناموس کو عظیم تحفظ فراہم کیا۔

نہیں ہے ناامید اقبالؔ اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی!
فقیر راہ کو بخشے گئے اسرارِ سلطانی
بہار میری نوا کی دولت پرویز ہے ساقی(۷۸)

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ۝۸۸ (۷۹)

حواشی وحوالہ جات:

۱۔ القرآن، سورہ نور، آیت ۲۳
۲۔ القرآن، سورہ الممتحنہ، آیت ۱۰
۳۔ القرآن، سورہ نور، آیت ۲۳
۴۔ القرآن، سورہ نور، آیت ۴
۵۔ النسائی، احمد بن شعیب، امام، حافظ، سنن نسائی، موسوعۃ

الحدیث الشریف الکتب السنہ، ریاض، دارالسلام، ۲۰۰۰ء،
کتاب عشرۃ النسآء، باب حب النسآء، رقم الحدیث ۳۳۹۱،
ص۲۳۰۷

۶۔ القرآن، سورہ نور، آیت ۱۹

۷۔ الترمذی، ابوعسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، موسوعۃ الحدیث اشریف، محولہ سابقہ، ابواب النکاح، باب ماجاء فی حق المرآۃِ علیٰ زوجھا، رقم الحدیث ۱۱۶۲، ص۱۷۶۵

۸۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، موسوعۃ الحدیث الشریف، محولہ سابقہ، ابواب النکاح، باب حسن معاشرۃ النسآء، رقم الحدیث ۱۹۷۸ء، ص۲۵۹۵

۹۔ البخاری، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، موسوعۃ الحدیث الشریف، محولہ سابقہ، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم وذریتہ، رقم الحدیث ۳۳۳۱، ص۲۶۹

۱۰۔ آغا شورش کاشمیری، قلم کے چراغ، لاہور، دارالکتاب، ۲۰۰۹ء، ص۱۵۲

۱۱۔ آغا شورش کاشمیری، قلم کے چراغ، لاہور، دارالکتاب، ۲۰۰۹ء، ص۱۵۹

۱۲۔ تقی عثمانی، علامہ، یورپ میں آزادی نسواں کے نقصانات، کراچی، نفیس اکیڈمی، ۲۰۰۳ء، ص۵٦۸

۱۳۔ البخاری، محمد بن اسمٰعیل، البخاری الصحیح، محولہ سابقہ، کتاب اللباس، باب ماکان النبی یتحوّز، رقم الحدیث ۵۸۴۳، ص۴۹۸

۱۴۔ القرآن، سورہ بقرہ، آیت ۲۲۸

۱۵۔ تقی عثمانی، علامہ، یورپ میں آزادی نسواں کے نقصانات، کراچی، نفیس اکیڈمی، ۲۰۰۳ء، ص۴۴۶

۱۶۔ القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، موسوعة الحدیث الشریف، محوله سابقه، کتاب الرضاعة، باب خیر متاع الدنیا، رقم الحدیث ۳۶۴۹، ص۹۲۶

۱۷۔ القرآن، سورة آل عمران، آیت ۱۴

۱۸۔ نسائی، احمد بن شعیب، سنن محوله سابقه، کتاب عشرة النساء، باب حب النساء، رقم الحدیث ۳۳۹۱، ص۲۳۰۷

۱۹۔ البانی، محمد ناصرالدین، سلسلة الاحادیث الضیعفه، الریاض، مکتبه المعارف، للنشر والتوریع، رقم الحدیث ۸۴۵، جلد ثانی، ص۲۴۱

۲۰۔ القشیری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، موسوعة الحدیث الشریف، محوله سابقه، کتاب البر باب تحریم ظلم المسلم، رقم الحدیث ۶۵۴۱، ص۱۱۲۷

۲۱۔ خالد علوی، ڈاکٹر، انسانِ کامل، ۲۰۰۵ء، لاہور، الفیصل، ص۲۰۷

۲۲۔ مسلم، محوله سابقه، کتاب النکاح، باب فضل الاحسان، الی البنات، رقم الحدیث ۶۶۹۵، ص۱۱۳۶

۲۳۔ البخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، محوله سابقه، کتاب الادب، باب المعاریض مندوحه، رقم الحدیث ۶۲۱۱، ص ۵۲۳

۲۴۔ آغا شورش کاشمیری، قلم کے چراغ، محولہ سابقہ، ص ۴۱۷

۲۵۔ الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، محوله سابقه، ابواب البر والصّلة، باب فی رحمة الناس، رقم

الحدیث ۱۹۲۴، ص ۱۸۴۶
۲۶۔ ایضاً، رقم الحدیث ۱۹۲۲، ص ۱۸۴۶
۲۷۔ احمد بن حنبل، امام، المسند، بیروت، دارالاحیاء والتراث العربی، ۱۹۹۳ء، رقم الحدیث ۱۳۴۶۳، جلد ۴، ص ۱۲۹،
۲۸۔ احمد بن حنبل، الامام، المسند، بیروت، مؤسة الرسالہ، ۱۹۹۸ء، رقم الحدیث ۱۳۸۷۵، جلد ۲۱، ص ۳۵۳،
۲۹۔ آغاشورش کاشمیری، قلم کے چراغ، لاہور، دارالکتاب، ۲۰۰۹ء، ص ۴۱۷
۳۰۔ القرآن، سورة النور، آیت ۳۰
۳۱۔ القادری، علامہ ڈاکٹر طاہر القادری، اسلام میں انسانی حقوق، لاہور، منہاج القرآن، پبلی کیشنز، ص ۳۶۷
۳۲۔ القرآن، سورہ النور، آیت ۳۱
۳۳۔ ہندی، علی متقی الہندی، کنزالعمال، بیروت، مؤسة الرسالہ، ۱۹۷۹ء، جلد ۵، ص ۳۱۱
۳۴۔ عبدالرزاق، ابوبکر بن ہمام، المصنف، بیروت، المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ، جلد ۹، ص ۴۳۵
۳۵۔ القرآن، سورة النساء، آیت ۱۹
۳۶۔ القرآن، سورة النحل، آیت ۹۷
۳۷۔ القرآن، سورة النور، آیت ۲۳
۳۸۔ القرآن، سورة النور، آیت ۴
۳۹۔ القرآن، سورة الاحزاب، آیت ۵۸
۴۰۔ القرآن، سورة النساء، آیت ۱۱۲
۴۱۔ القرآن، سورة آل عمران، آیت ۱۹۵
۴۲۔ القرآن، سورة التوبة، آیت ۷۲